منقبت غازی عباسؑ

لاتا ہوں جب گمان میں غازیؑ کی ذات کو
ممکن سے جوڑ لیتا ہوں نا ممکنات کو

بازو بڑھا کے شیرِ الٰہیؑ کے شیر نے
دریا میں ڈوبنے سے بچایا فرات کو

جُز خاک کچھ نہیں ترے دامن میں علقمہ
تجھ سے اگر نکال دیں غازیؑ کی ذات کو

گھوڑے پہ لڑکھڑا کے سرِ نہرِ علقمہ
عباسؑ دے گیا ہے توازن حیات کو

مشکل کشائی کرتا ہے مشکل کُشا کا لعل
خاطر میں کب میں لاتا ہوں اب مشکلات کو

پنجے کے ساتھ مشک نہیں ہے یہ متصل
تھاما ہے یہ سکینہؑ نے غازیؑ کے ہاتھ کو

کچھ بھی نہیں ہے دین میں ہو گر نہ مرتضیٰؑ
دیکھا اُلٹ پلٹ کے بہت دینیات کو

کرتے رہیں گے ذکرِ حقِ سیدہؑ بیاں
چھپنے نہ دیں گے ہم کبھی اُس بد صفات کو

بنتی ہے صرف نورِ علیؑ اِک علیؑ کی ذات
یکجا کریں خدا کی جو ساری صفات کو

شاعرِ باب الحوائج نور علی نورؔ